آتا۔ سالنامہ میں ہم چند منتخب خطوط شائع کردیا کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات سے زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ کوئی ہمیں خط لکھ کر خط کے ساتھ ایک آدھ فقہی مضمون ارسال کرے۔ ہمیں ان دوستوں سے برملا شکوہ ہے جو صلاحیت کے باوجود فقہی مضامین نہیں لکھتے وہ اگر سال بھر میں ایک مضمون بھی اللہ کی خوشنودی کی خاطر لکھیں تو ہم ان کے ممنون ہوں گے۔

علمی مسائل میں غیر علمی طرزِ عمل اور رجوع الی الحق

اکتوبر/نومبر ۲۰۰۳ میں مجلہ فقہ اسلامی نے حضرت علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی صاحب کا ایک خالص علمی و فقہی مسئلہ پر ایک تحقیقی مضمون بعنوان " مغفرتِ ذنب " حضرت علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم کے موقف کے بعد ایک متبادل تحقیقی نکتہ نظر سامنے آنے پر شائع کیا تھا، تاکہ علم وتحقیق کی دنیا میں اس نکتہ نظر کو بھی دیکھا اور پڑھا جائے اور ہر دو محققین میں سے جس کی تحقیق زیادہ صائب ہو اسے اہلِ علم اس مسئلہ میں مذہبِ مختار کے طور پر قبول کرلیں اور ہر دو میں سے جس کا موقف کمزور ہو اسے رجوع کرنے اور حق کو قبول کرنے میں کوئی ذاتی انا مانع نہ ہو تو وہ اس سے رجوع کرلے۔ تحقیقی مسائل میں اسی طرح ہوتا آیا ہے اور متقدمین میں رجوع عن المواقف و المسائل کی متعدد ایسی مثالیں موجود ہیں۔ مگر افسوس کہ اس خالص علمی وتحقیقی مسئلہ کو بعض شر پسند عناصر نے بلا وجہ الجھایا، اور اسے عوامی مسئلہ بنا کر دھڑے بندی اور دشنام طرازی پر اتر آئے۔ پھر اس پر متعدد قلم کاروں نے خامہ فرسائی کی۔ چند ماہ میں بعض لکھنے والوں کی زبان میں شدت آ گئی اور وہ غلیظ سے غلیظ تر ہوتی گئی۔ نوبت بایں جا رسید کہ کسی انجانے خوف کی بنا پر بعض ادیب و دانشور قسم کے لوگوں نے اپنے نام کی بجائے فرضی ناموں سے فتاوی اور رسائل شائع کئے اور ان میں کھل کر مغالطات کا استعمال کیا، پھر مفتی سید شاہ حسین گردیزی صاحب کی طرف منسوب مسئلہ سے رجوع کا ایک خود ساختہ پمفلٹ شائع کیا گیا، اسی طرح حضرت علامہ پروفیسر منیب الرحمٰن صاحب مدظلہم کے خلاف، مجلہ فقہ اسلامی کے بانی ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کے نام سے منسوب کرکے ایک پمفلٹ تقسیم کیا گیا، اس طرح کے منفی عمل کو فروغ دینے اور اس پر وقت اور سرمایہ خرچ کرنے والوں کے لئے اللہ تعالی سے ہدایت ہی کی دعا کی جاسکتی ہے۔

☆ الحكم يتبع المصلحة الراجحة ☆ حکم مصلحتِ راجحہ کے تابع ہوا کرتا ہے ☆

ہم نے مجلہ فقہ اسلامی کے شمارہ اپریل ۲۰۰۴ میں لکھا تھا:..........

" ہمارے خیال میں اس مسئلہ کا علمی و تحقیقی جائزہ لیا جانا چاہئے اور اس پر کسی قسم کی ہلڑ بازی کی بجائے فریقین کے مابین ڈائیلاگ کا اہتمام ہونا چاہئے، غیر جانبدار علماء کرام کو اس مسئلہ میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اسے علمی انداز میں طے کرانا چاہئے۔اور اگر بفرض محال فریقین ایک دوسرے کے دلائل کو قبول نہ کریں یا دونوں جانب دلائل وزنی ہوں تو جب بھی تحمل سے کام لیتے ہوئے دو مختلف نکتہ ہائے نظر کے طور پر اسی طرح فریقین کے تحقیقی موقف کا احترام کیا جانا چاہئے جس طرح اور بہت سے مسائل میں متعدد مواقف موجود ہیں اور اصحابِ مواقف کا احترام بھی کیا جاتا ہے، آخر اس مسئلے کو **Publicise** کرنے میں اور مبارزت اور جوابِ مبارزت اور پھر جوابِ جوابِ مبارزت کا سلسلہ دراز کرنے سے کسے فائدہ پہنچانا مقصود ہے اور کس کا نقصان مطلوب ؟"

مجلہ فقہ اسلامی کے خاص نمبر (مغفرت ذنب نمبر) کی اشاعت کو دو سال کے لگ بھگ کا عرصہ گزر گیا اور کوئی پیش رفت اس سلسلہ میں نہ ہو سکی، اس دوران بعض مخلصین نے علمی مذاکرہ کے ذریعہ مسئلہ کو طے کرانے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہو سکی۔

بھلا ہو حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب کا کہ انہوں نے اس سلسلہ میں خاصی تگ و دو کی اور فریقین کو قریب لانے کے سلسلہ میں رابطہ کاری کا کام بخوبی انجام دیا اور حالات سے بد دل نہیں ہوئے تا آنکہ اگست ۲۰۰۵ میں اپنے دارالعلوم کی نئی عمارت کے افتتاح کے موقع پر بعض جید علماء کرام کو مدعو کیا اور فریقین کو بھی شرکت کی دعوت دی تاکہ اس موقع پر اس مسئلہ کا تصفیہ بھی ہو جائے۔انہیں اگرچہ اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہو سکی تاہم اس کا یہ اثر ضرور ہوا کہ ایک تیسرے فریق نے مسئلہ کو طے کرانے کے لئے اپنا اثر و نفوذ استعمال کیا چنانچہ ۲۲۔اگست ۲۰۰۵ء کو حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی، حضرت مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا سید مظفر حسین شاہ صاحب، اور ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری کی موجودگی میں برکاتی برادران کی

کوششیں رنگ لائیں اور حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے ان تمام مواقف سے رجوع کرلیا جن کا تعلق اعلی حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف سے ہے۔اور شرح صحیح مسلم وتفسیر تبیان القرآن میں کم وبیش ۵۵ مقامات پر عبارات بدل دی ہیں اور مزید قابل اعتراض عبارات بدل دینے کا تحریری وعدہ فرمایا۔ بقول شخصے اس تحریری رجوع پر حضرت علامہ اختر رضا خان صاحب قادری برکاتی رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے دستخط بھی ثبت ہیں۔ہم جانتے ہیں کہ حضرت علامہ غلام رسول سعیدی علمی حوالہ سے اپنی ایک شناخت اور مقام رکھتے ہیں اور علمی مسائل میں کسی ضد اور ہٹ دھرمی کے قائل نہیں وہ پہلے بھی متعدد مسائل میں رجوع کرچکے ہیں اور جب بھی کبھی کوئی انہیں ان کی کسی غلطی ، غلط فہمی یا مسئلہ میں کسی سقم یا خامی سے مطلع کرتا ہے تو وہ اس کی تصحیح یا رجوع میں دریغ نہیں کرتے۔ ہمیں توقع تھی کہ مغفرت ذنب کے مسئلہ پر بھی وہ بہت جلد نظر ثانی فرمائیں گے اور معروف تابعی حضرت عطا خراسانی رضی اللہ عنہ اور اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن کے حوالہ سے اپنے موقف سے رجوع فرماکر عند اللہ ماجور ہوں گے۔انہوں نے اب نہ صرف اس مسئلہ میں اعلی حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی تائید فرمادی ہے بلکہ دیگر کم وبیش ۵۵ مقامات پر بھی اپنے اختلافی موقف سے رجوع کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنی علمی حیثیت کا لوہا منوالیا ہے۔

مسائل سے رجوع کمزوری کی علامت نہیں ہوا کرتا بلکہ رجوع علمی ترقی اور انشراح صدر کی دلیل ہوا کرتا ہے۔رب العزت حضرت علامہ سعیدی شکر اللہ سعیہم کے اعتراف حق اور رجوع الی الحق کو شرف قبولیت عطا فرماکر ان کے مراتب کو مزید بلند فرمائے۔(آمین) وہ بلاشبہ مرد میدان ہیں کہ کسی لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر انہوں نے جب حق کو حق محسوس کیا رجوع کرنے میں دیر نہیں کی۔رئیس المتکلمین استاذ المناطقہ، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی ، اور فقیہ امت محقق اہل سنت استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم کو اللہ تعالی اجر جزیل عطا فرمائے کہ انہوں نے حضرت علامہ غلام رسول سعیدی پر حق واضح کرنے اور انہیں قبول حق کی طرف مائل کرنے میں برکاتی فاؤنڈیشن کا تعاون حاصل کرکے ایک کار عظیم انجام دیا۔ہم اس موقع پر حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی ، حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی ، حضرت علامہ غلام محمد سیالوی، اور برکاتی فاؤنڈیشن کو اس نیک عمل کا محرک بننے اور کامیابی